فتاویٰ نعیمیہ
مُصنّف
حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی
ناشر
مکتبہ اسلامیہ
۴۰۔ اردو بازار ★ لاہور

فتاویٰ نعیمیہ

مصنف

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ اسلامیہ

۴۰ اردو بازار لاہور

نام کتاب	فتاویٰ نعیمیہ (مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ)
مؤلفہ	حافظ محمد عارف صاحب فارسی ٹیچر پبلک ہائی سکول گجرات
صفحات	232
تصحیح کتابت	مولانا محمد اختر رضا القادری
ناشر	مکتبہ اسلامیہ 40-اردو بازار لاہور۔
کمپوزنگ	دوست ورڈ کمپوزرز۔ نیو انار کلی لاہور PH:-7324782
پرنٹرز	پیر بھائی پرنٹرز لاہور
تعداد	ایک ہزار

شریف جلد دوم کتاب الاطعمہ میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ **الحلال ما احل اللہ والحرام ما حرم اللہ وما سکت عنہ فھو معفو** حلال وہ جسے اللہ تعالیٰ نے حلال فرمادیا۔ حرام وہ جسے رب تعالیٰ نے حرام فرمادیا اور جس سے سکوت فرمایا وہ معاف ہے۔ شامی عالمگیری وغیرہ تمام کتب فقہ میں ہے۔ کہ **الاصل فی الشیاء الاباحۃ**۔ ہر چیز اصل میں مباح ہے۔ ممانعت سے حرام ہوگی۔ جیسے کوئی چیز بغیر امر کے واجب نہیں ہو سکتی۔ ایسے ہی بغیر ممانعت کے حرام نہیں ہو سکتی۔ اب جو شخص گیارہویں وغیرہ کسی چیز کو حرام کہے۔ اس سے مطالبہ کرو۔ کہ دکھاؤ حضور ﷺ نے اس سے کہاں منع فرمایا ہے یہ کہنا کہ جو چیز حضور ﷺ کے زمانہ میں نہ ہو وہ حرام ہے۔ یہ قاعدہ بالکل غلط ہے۔ چھ کلمے ایمان مجمل' ایمان مفصل' قرآن شریف کے تیس پارے' پورا علم حدیث یعنی اسناد کی جرح اور حدیث کے اقسام ضعیف' حسن' صحیح' مفصل' مدلس وغیرہ ان کے احکام کہ ضعیف سے حسن اعلیٰ ہے۔ حسن سے صحیح قوی ہے پورا علم فقہ اور اس کی اصطلاحیں' علم اصول فقہ' اصول حدیث' اسلامی مدرسے' وہاں کا نصاب' دستار بندی سند لے کر مولوی بننا' شریعت کے چاروں سلسلے حنفی' شافعی' مالکی' حنبلی' طریقت کے سلسلے قادری' چشتی' نقشبندی سہروردی وغیرہ۔ ان میں کوئی چیز زمانہ نبوی میں نہ تھی۔ نقشبندی اور چشتی فارسی الفاظ ہیں۔ ان چیزوں کو تمام دنیا محض جائز ہی نہیں بلکہ ضروری مانتی ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ کسی شے کا زمانہ نبوی کے بعد ایجاد ہونا حرام کا سبب نہیں۔ نیز فاتحہ وغیرہ میں دو عبادتوں کا جمع کرنا ہے۔ یعنی تلاوت قرآن اور صدقہ' جب یہ دونوں عبادتیں علیحدہ علیحدہ جائز ہیں تو جمع ہو کر ضرور حلال ہیں۔ حلال چیزوں کا مجموعہ حلال ہی ہوتا ہے۔ جیسے بریانی۔

دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ کسی واقعہ کے ثبوت کے لئے ہر جگہ نص قرآنی یا صحیح حدیث کی ہی ضرورت نہیں ثبوت کے ذریعہ چار ہیں۔ وحی' قول رسول اللہ ﷺ ہمارے حواس' دلالت عقلی' آخرت کے معاملات وحی یا قول رسول سے ثابت ہیں۔ مکہ معظمہ کا

ثبوت ہمیں مشاہدہ سے ہوا۔ رب تعالیٰ کی ذات اس کی واحدانیت عقل سے معلوم ہو سکتی ہے۔ اسی لئے جسے تبلیغ رسول نہ پہنچے۔ اسے بھی توحید پر ایمان لانا ضروری ہے۔ **ففی کل شئی له اٰیة تدل علیٰ انه واحد۔** بلکہ علامہ شامی نے کتاب الشہادت میں فرمایا کہ بعض چیزیں ایسی ہیں۔ جن میں صرف شہرت یا علامت سے بھی گواہی دی جا سکتی ہے جیسے نسب نکاح اوقات تبرکات۔ کسی کا سید مشہور ہونا۔ یا کسی پردیسی کا اپنے بال بچوں کو لے کر مثل زن و شوہر رہنا بسنا' اس سے سید ہونے یا اس کے نکاح کے علامات ہیں۔ اسی طرح کسی عمارت کے مینارے و گنبد ہونا اس کے مسجد ہونے کی علامت ہے اگرچہ نہ ہمیں واقف کی خبر نہ وقف کی 'مگر اس علامت پر ہم اس کے مسجد ہونے کی گواہی دے سکتے ہیں۔ ملا علی قاری نے ملک منقسط میں لکھا کہ حاجی ہر اس مقام کی زیارت کرے جس کی زیارت عام مسلمان کرتے ہوں۔ ثبوت کے درپے نہ ہو۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ **لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا۔** مسلمان رب تعالیٰ کے گواہ ہیں اسی لئے عام مسلمان جسے ولی اللہ کہیں۔ وہ واقعی رب کا ولی ہوتا ہے۔ جیسے حضور غوث پاک یا خواجہ اجمیری قدس سرہ۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ **انتم شھداء اللّٰه فی الارض۔** جب یہ قاعدہ معلوم ہو گیا تو اب سمجھ لو۔ کہ حضرت زلیخا کا نکاح یوسف علیہ السلام کے ساتھ ایک تاریخی واقعہ ہے جو مسلمانوں میں عام طور سے مشہور ہے۔ علماء صوفیائے محدثین مفسرین نے بیان فرمایا۔ جیسے تفسیر جلالین و کبیر و مدارک وغیرہ میں علامہ جلال الدین سیوطی و فخر الدین رازی وغیرہم نے بیان فرمایا۔ اتنی شہرت اتنے اکابر کا بیان کرنا اس تاریخی واقعہ کے ثبوت کے لئے کافی ہے جو اس کا انکار کرے۔ وہ کوئی نفی کی حدیث پیش کرے۔ در مختار کتاب الشہادۃ میں ہے۔ **ولا یشھد احد مما لم یعاینه بالاجماع الا فی عشرة علی ما فی شرح الوھبانیة منھا العتق والولاء عند الثانی والمھر علی الاصح بزازیه والنسب والموت والنکاح والدخول بزوجته والایته القاضی واصل**